تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ
جلد نمبر: 8
شمارہ: 08

انٹرنیٹ گزٹ
اگست 2018ء

المنار

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن - یو.کے

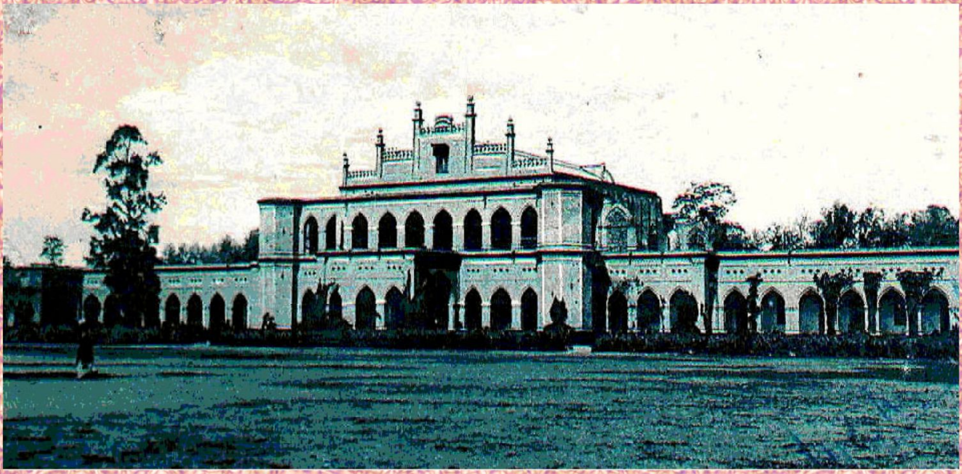

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - U.K
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987
ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

اور بعض آدمی ایسے (بھی) ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ (ہی) ڈالتے ہیں۔ اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ :208)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جو شخص لقاء الٰہی کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو لقاء الٰہی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ (جامع ترمذی ابواب الزھد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے...... خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا میں جان دیتا ہے۔ اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو اطاعتِ خالق اور خدمتِ خلق کے لئے بنائی گئی ہے......‘‘ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 132-131)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

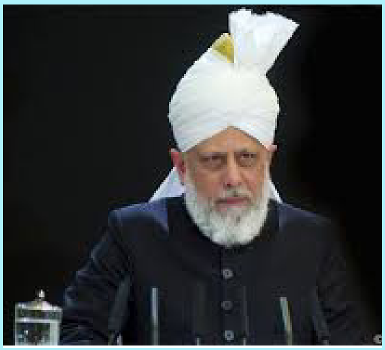

’’جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نماز بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کیلئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کیلئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 194)

کشفاً امتحانی پرچہ دیکھ لیا!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جو ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے، آپؒ کی زندگی کا ایک حسین گوشہ!

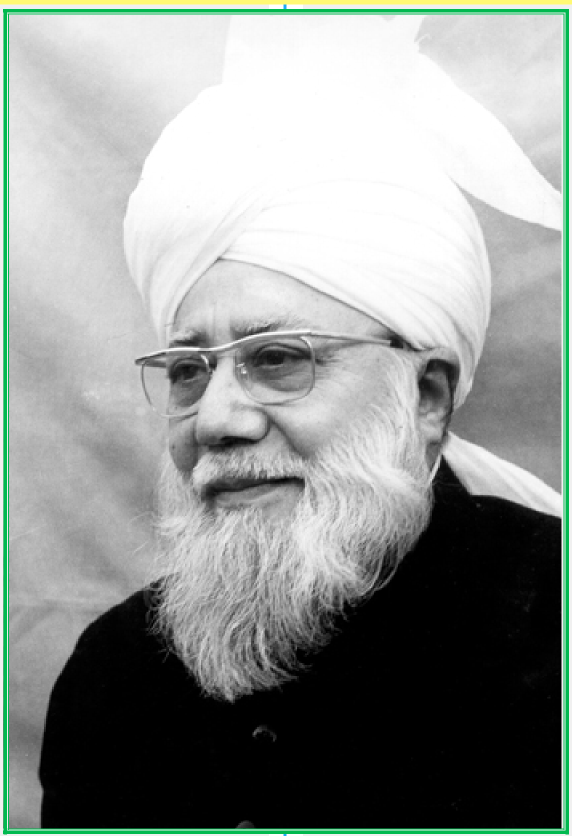

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنی خلافت کے دوران ایک بار بیان فرمایا کہ اُن دنوں اگرچہ آپ بطور پرنسپل تو اپنی ذمہ داریاں پوری طرح ادا کر لیتے تھے لیکن غیر معمولی جماعتی مصروفیات اور حضرت مصلح موعودؓ کے تفویض کردہ کاموں کی وجہ سے اپنی کلاس کو پورا وقت نہ دے سکتے تھے اور اسطرح پورا سلیبس ختم نہیں ہوسکتا تھا۔ آپؒ نے فرمایا کہ دعا کے نتیجے میں اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ آپؒ کو رویاء میں اس سال کا یونیورسٹی کا پرچہ نظر آجاتا اور آپؒ کلاس کو بتائے بغیر ان سوالات پر مشتمل جامع نوٹس تیار کر کے چند لیکچروں میں اس مضمون کے متعلقہ حصے پڑھا لیتے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آپؒ کے مضمون میں کلاس کا نتیجہ ہمیشہ باقی مضامین سے بہتر ہوتا۔

آپؒ کے شاگرد صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اس امر کے چشم دید گواہ ہیں ۔ اس ضمن میں وہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ 1958-59 کے سال غیر معمولی دینی مصروفیات کی وجہ سے آپ اپنی بی اے کی کلاس کو سیاسیات کے مضمون کا پورا کورس ختم نہ کروا سکے اور اس دوران سالانہ امتحان شروع ہوگیا۔ سیاسیات کے پرچہ سے قریباً دو روز قبل آپ نے ان کو ایک کاغذ پر تین سوالات لکھ کر بھجوائے اور ان کے جوابات بھی ٹائپ کروا کر بھجوائے اور فرمایا کہ یہ بھی پڑھ لینا اور باقی کلاس کے لڑکوں کو بھی بتا دینا۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سوال مارشل لاء کی حکومت میں اور آئینی حکومت میں صدر مملکت کے اختیارات کے بارے بھی تھا اور 1958 کے مارشل لاء کی وجہ سے ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ سوال تو امتحان میں بالکل نہیں آ سکتا۔ بہر حال ہم نے یہ تینوں سوالات تیار کر لئے اور جب سیاسیات کا یونیورسٹی کا پرچہ آیا تو اسمیں یہ تینوں سوالات موجود تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے ان سوالات کا کوئی پس منظر بیان نہیں کیا۔ بعد میں خلافت کے دوران ایک جلسہ کے دوران خطاب فرماتے ہوئے اس امر کا اظہار فرمایا کہ وہ پرچہ آپ کو کشفی حالت میں دکھایا گیا تھا۔

(حیات ناصر جلد اوّل صفحہ 220)

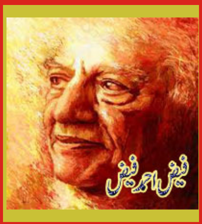

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہئے اے ارضِ وطن
جو تیرے عارضِ بے رنگ کو گلنار کریں
کتنی آہوں سے کلیجہ ترا ٹھنڈا ہوگا
کتنے آنسو ترے صحراؤں کو گلزار کریں

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام مشاعرہ

مورخہ 14 اگست 2018ء بروز منگل بوقت ساڑھے سات بجے شام محمود ہال لندن میں ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا جو کہ جلسہ سالانہ یو کے پر آئے ہوئے مہمان شعراء کرام کے اعزاز میں تھا۔ جس کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے از راہِ شفقت عطا فرمائی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محمود ہال کو معزز مہمانوں کے لئے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ محمود ہال کی سیکورٹی، نظم وضبط، شرکاء کے لئے دعوتی کارڈز، اور ایسے تمام اُمور اور انتظامات بہت دیر پہلے سے مکمل کر لئے گئے تھے۔ محمود ہال کے باہر ایک استقبالیہ خیمہ نصب کر کے مہمانوں کے لئے سبز چائے، پان، اور دیگر لوازمات کا انتظام کیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی متوقع آمد کا سُن کر تمام احمدی احباب کی خواہش تھی کہ وہ اس بابرکت تقریب میں شامل ہو سکیں۔ تاہم محمود ہال کی محدود گنجائش کو مدّنظر رکھتے ہوئے دعوتی کارڈ جاری کئے گئے تھے۔ مقررہ وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل مہمانوں کی کثیر تعداد مسجد فضل پہنچ چکی تھی۔ ہماری ایسوسی ایشن کے تمام ممبران اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر مستعد تھے۔ محمود ہال خدا تعالیٰ کے فضل سے سامعین سے بھرا ہوا تھا اور گنجائش سے کہیں بڑھ کر احباب موجود تھے۔ بہت سے احباب راہداری میں ایستادہ تھے۔ اور دیر سے آنے والے احباب کو محمود ہال میں جگہ نہ مل سکی۔ بہت سے احباب نے مارکی میں بیٹھ کر اس یادگار تقریب کو دیکھا اور سُنا۔

پروگرام وقت کے مطابق آٹھ بجے تقریب کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مکرم و محترم مبارک احمد صدیقی صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم و محترم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب نے کی۔ سب سے پہلے مکرم و محترم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ جاپان نے اپنا کلام پیش کیا۔ اُن کے بعد مکرم و محترم عبدالصمد قریشی صاحب کو دعوتِ کلام دی گئی۔ انہوں نے ابھی اپنا کلام شروع ہی کیا تھا کہ حضرت امیر المومنین محفل میں جلوہ افروز ہوئے۔ جس سے محمود ہال میں موجود حاضرین کے چہرے مسرت اور راحت سے جگمگا اُٹھے اور تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر اپنے محبوب امام کا والہانہ استقبال کیا۔ مکرم و محترم عبدالصمد قریشی صاحب کے بعد مکرم و محترم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور مکرم و محترم لئیق احمد عابد صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے مکرم و محترم مبارک احمد صدیقی صاحب سے فرمایا کہ آپ بھی کوئی اپنا کلام سنا دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کے ارشاد پر مکرم و محترم مبارک احمد صدیقی صاحب نے برکاتِ خلافت سے متعلق اپنا تازہ کلام پیش کرنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور یوں یہ بابرکت اور یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ ہماری ایسوسی ایشن کی بہت بڑی سعادت رہی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز ہمارے درمیان نصف گھنٹہ موجود رہے ہمارے ممبران اور دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمانِ کرام اپنے محبوب امام کی زیارت سے فیض یاب ہوئے۔

(رپورٹ سیکرٹری اشاعت Ticosa)

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام مشاعرہ

زیر اہتمام
ایسوسی ایشن برطانیہ

تعلیم الاسلام اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے معزز مہمانان کرام کے ساتھ ایک تقریب

مورخہ 31 جولائی بروز منگل پروگرام کے مطابق ایک ادبی تقریب کا آغاز شام 4 بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔محترم مبارک احمد صدیقی صاحب صدر ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے نے غیر ممالک سے جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کرنے والے معزز مہمانوں سے اپنا اپنا تعارف پیش کرنے کی درخواست کی۔مکرم طاہر محمود ماجد صاحب نائب صدر عمومی، مکرم صدیق منور مبلغ ساؤتھ امریکہ،مکرم اشرف صاحب دفتر مال خرچ،مکرم بشارت الرحمن صاحب جرمنی،مکرم میاں عبدالرزاق صاحب صدر جماعت میر پور آزاد کشمیر اور ممبران مجلس عاملہ Ticosa و دیگر مقامی احباب نے اپنا اپنا تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد آپ نے محترم محمد دین ناز صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان سے ان کی زندگی کے ایمان افروز واقعات پیش کرنے کی درخواست کی۔موصوف نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے چند حسین واقعات بیان کئے۔جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کے تجربات، اساتذہ، ماحول، طلباء، اور نظام جماعت کی اور خلافت کی اطاعت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔چونکہ مکرم و محترم ناز صاحب شاعری بھی کرتے ہیں تو اُن سے اپنے چند اشعار بھی پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔جس پر انہوں نے چند اشعار بھی پیش کئے۔

اس کے بعد صدر صاحب نے پاکستان سے تشریف لانے والے معزز شاعر پروفیسر مکرم قریشی عبدالصمد صاحب سے درخواست کی وہ اپنی کوئی پسندیدہ شاعری پیش کریں۔لہٰذا آپ نے بڑی خوش الحانی سے اپنا

کلام پڑھ کر سنایا۔

اسی دوران مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب بھی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات سے فارغ ہوکر تشریف لے آئے۔مکرم و محترم مبارک احمد صدیقی صاحب کی درخواست پر انہوں نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔جس سے محفل گل و گلزار ہوگئی۔سب نے خوب انجوائے کیا۔تقریب کے آخر پر معزز مہمانوں کے ساتھ فوٹوز بھی لی گئیں نیز سب کی تواضع بھی کی گئی۔

دعا کے بعد اس تقریب کا اختتام تقریباً شام 7 بجے ہوا۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح ہمیں مزید تقاریب بھی منعقد کرنے کی توفیق بخشے۔آمین۔

سلسلۂ انٹرویو ممبران

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

محترم آصف علی پرویز صاحب

سوال تعلیم الاسلام کالج میں کب داخلہ لیا؟

جواب میں نے 1965ء میں F.SC میں تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ لیا اور 1971ء میں M.Sc وہیں سے کی۔

سوال کن کن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب، محترم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد، محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب، محترم پروفیسر پرویز پروازی صاحب، محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب وغیرہ۔

سوال آپ برطانیہ کب تشریف لائے تھے؟

جواب میں Ph.D کرنے کیلئے 1977ء میں برطانیہ آیا۔

سوال خدمت دین کی توفیق ملنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔اب تک کن کن شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی ہے؟

جواب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ و نائب سیکرٹری رشتہ ناطہ وتبلیغ یو کے۔اسکے علاوہ مجھے تقریباً تین سال تک جماعت احمدیہ کے سکول باجے بوسیرالیون پڑھانے کی توفیق ملی۔

سوال برطانیہ میں آپ آجکل کہاں رہائش پذیر ہیں؟

جواب ہنسلو، لندن میں۔

سوال ربوہ میں آپ کونسی کھیل کھیلا کرتے تھے؟

جواب باسکٹ بال، کرکٹ، میروڈبہ وغیرہ۔

سوال روزگار کے علاوہ آجکل کیا مشغلہ ہے؟

جواب میں مختلف رسالوں میں سائنسی مضامین لکھتا ہوں ۔ اس طرح باقاعدگی کے ساتھ Gym میں جا کر ورزش کرتا ہوں۔

سوال زندگی کا یادگار وقت کونسا تھا؟

جواب میں نے زندگی کے سولہ سال ربوہ میں پرائمری سے لیکر M.Sc کی تعلیم میں گزارے اور پھر چند سال تعلیم الاسلام کالج میں فزکس پڑھاتا رہا۔ یہ وقت یقیناً یادگار ہے۔

سوال زندگی کا کوئی دلچسپ یادگار واقعہ قارئین کے لئے..؟

جواب جب میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں 1970ء میں فزکس میں M.Sc کر رہا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس عاجز سے لقمان سکالرشپ کا اجراء فرمایا۔ فالحمدللہ۔ پیارے حضورؒ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ''ایک وظیفہ ساٹھ روپے ماہوار، لقمان سکالرشپ آصف علی کیلئے فوراً بل بھیج دیں۔'' اسی طرح مجھے نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی آپؒ نے ازراہ شفقت تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر مقرر فرمایا۔

سوال آپکا پسندیدہ شعر کون سا ہے؟

جواب ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

سوال المنار کے قارئین کے لئے کوئی مختصر پیغام..؟

جواب امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت میں ہی سب برکتیں اور کامیابیاں ہیں۔

محترم آصف علی پرویز صاحب آپکا بہت شکریہ۔

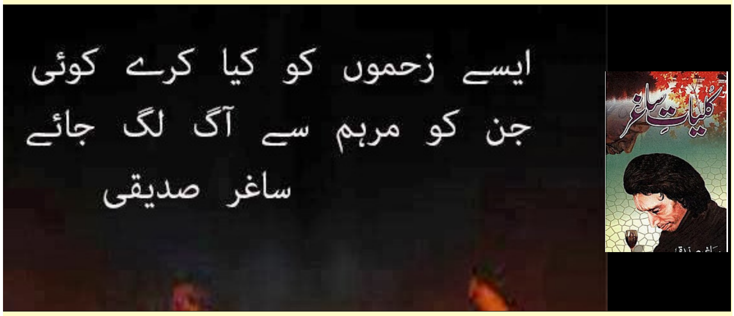

دو گھوڑا بوسکی

آج پھیکے سے مسجد میں ملاقات ہوئی..! کہنے لگا صاحب جی آپ سے ضروری بات کرنی ہے جی..! شام کو کار(گھر) آؤں گا..!

پھیکے نے بات کرنی ہو تو شام کا انتظار کون کرے؟ میں نے کہا نہیں یار پھیکے تُو ابھی میرے ساتھ چل اور بتا کیا بات ہے؟ گھر آ کر میں نے بخشو سے چائے لانے کو کہا اور پھر پھیکے سے مُخاطب ہوا! ہاں بھئی اب بتا بات کیا ہے کس لیئے اتنا بے چین ہے..؟

پھیکا کہنے لگا:

''دو دن رہ گئے تھے کار(گھر) آنے میں صاحب جی! بیگم صاحبہ کا ڈرائیور چھٹی پر تھا۔ بڑے صاحب نے مجھے اُن کو بازار لے کر جانے کا کہہ دیا۔ صاحب جی! بیگم صاحبہ نے شاپنگ کرنی تھی۔ خورے کہاں کہاں سے مہنگے مہنگے کپڑے لیئے! ایک ایک جوڑا ہزاروں کا تھا! منٹوں میں لاکھوں کی شاپنگ کر لی جی بیگم صاحبہ نے..!''

''میں نے پوچھا.. بیگم صاحبہ! اتنے مہنگے لون کے جوڑے ان میں کیا سونا چاندی لگا ہے؟''

ہنس کر بولیں: ''پھیکے تجھے نہیں پتہ یہ ''ڈزیز'' ہیں ڈزیز!''

ایک تو پھیکے کی معصوم شکل اوپر سے ڈیزائنر کو ''ڈزیز'' کہنے کا انداز، مجھے اُس پر بے ساختہ پیار آ گیا۔ پھیکا اب جانے کیا بتانے والا تھا۔

جب سے میرے بھتیجے مدثر کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا میں نے پھیکے کو اپنے بھائی کے گھر مدثر کے پاس بھیج دیا تھا! دو تین ہفتے کے بعد پھیکا چند ایک روز کے لیئے گھر آ جایا کرتا۔ میں نے پوچھا:

''پھیکے! آخر تجھے کپڑوں میں کیا دلچسپی ہو گئی؟''

''صاحب جی! مجھے کیا دلچسپی ہونی ہے جی! میں تو بس حیران رہ گیا.. ایک ایک لون کا جوڑا ہزاروں کا خریدا بیگم صاحبہ نے! صاحب جی آخر تھا تو لون کا جوڑا ہی نا؟ سوچتا ہوں میری کار(گھر) والی کا بھی دل کرتا ہو گا 'ڈزیز' جوڑا پہننے کا! خورے کیوں صاحب جی دل میں پھانس سی چبھ گئی۔ اُس نے تو کبھی فرمائش ہی نہیں کی! سادے سے لون کے تین جوڑوں میں ساریاں گرمیاں لنگھا لیتی ہے جی۔ میں نے گھر آ کر پوچھا تیرا دل نہیں کرتا سوہنے سوہنے جوڑے لینے کا یہ جو ''ڈزیز'' ہوتے ہیں!''

میرے پوچھنے پر ہنس کر کہنے لگی:

''گُڈی کے ابّا لون جُوں جُوں ڈھل کر گھستی ہے نا پنڈے کو سکھ دیتی ہے۔ مُجھے ایسی فضول سوچیں نہیں آتیں۔ میں نے کہا پھر بھی بتا تو سہی اگر میں لا کر دوں تو پہنے گی۔ صاحب جی جانتے ہیں اُس نے کیا کہا..! کہنے لگی گُڈی کے ابّا آخر کو تو اِکو چٹا جوڑا ہی پہننا ہے۔ وہ بھی خورے نصیب ہونا ہے کہ نہیں۔ اس خاکی پنڈے کو کیڑوں نے ہی کھانا ہے نا۔ ''ڈزیز'' پہننے والوں کے پنڈے کو کیا کیڑے نہیں کھائیں گے؟''

''تجھے کیا ہو گیا ہے گُڈی کے ابّا؟ تُو جانتا ہے مجھے ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تُو میرے لیئے ایک 'ڈزیز' جوڑا لانے کی بجائے چار چھ جوڑے لے کر غریبوں میں بانٹ دے۔ میں خدا کو کیا منہ دکھاؤں گی..؟ گُڈی کے ابّا جس دن میرے دیس کے سب غریبوں کے تَن کجے گئے نا اُس دن میں بھی اپنے آپ کو ''ڈزیز'' جوڑے کا حقدار سمجھوں گی...!''

''صاحب جی پھیکے غریب کی اتنی امیر بیوی..! مجھے اپنا آپ اُس کے سامنے حقیر اور بونا لگنے لگا جی۔ صاحب جی اُس نے تو مجھے رو ا ای دیا۔ اللہ جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے جی اُس نے اتنی صابر شاکر بیوی دی مُجھے۔''

پھیکا روتا جا رہا تھا...! اب میں کیا بتاتا کہ اس کی گھر والی کی یہ بات سُن کر کہ اِس خاکی پنڈے کو تو کیڑوں نے ہی کھانا ہے نا میرے بدن میں بھی سنسنی دوڑ گئی۔ مجھے اپنا چائنا کی دو گھوڑا بوسکی کا کُرتا چبھنے لگا اور مجھے لگا میرے بدن پر بے شمار کیڑے رینگ رہے ہیں۔ پھیکا مجھ سے دُکھ سُکھ کرنے آیا تھا اور ہمیشہ کی طرح مجھے پھر ایک نیا سبق دے گیا۔

المنار آپ کا اپنا رسالہ ہے از راہ کرم ہمیں اپنی تجاویز اور تحریرات بھجواتے رہیں۔ اگر آپ کے پاس کالج کے زمانے کی کوئی نادر تصویر موجود ہے تو وہ بھی اشاعت کے لیئے بھجوائیے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکریٹری اشاعت)

Talimul Islam College Old Students Association
Baitul Futuh Mosque, 181 London Road,Morden Surrey,
SM4 5PT, United Kingdom.

وہ ابھی بھی رو رہا تھا میں نے دلاسہ دیا اور کندھا تھپک کر کہا:

’’ہاں پھیکے تو ٹھیک کہتا ہے۔ نیک اور قناعت پسند بیوی اللہ کی بڑی نعمت ہوتی ہے۔ یار تجھے تو خوش ہونا چاہیئے جھلیا روتا کیوں ہے...؟‘‘

پھیکا کہنے لگا:’’ صاحب جی اُسی شام بیگم صاحبہ نے مجھے مالی کو بلانے اس کے کواٹر بھیجا۔ مالی بابا کی بیٹی نے دروازہ کھولا تو اُس کے کندھے سے پلو سرک گیا۔ صاحب جی اس کی قمیض کندھے سے پھٹی ہوئی تھی جسے چھپانے کے لیئے وہ بار بار پلو کھینچتی تھی۔

پھیکا دھاڑیں مار کر رو رہا تھا۔ اور مجھے اُس کے رونے کی وجہ اچھی طرح معلوم ہوگئی تھی۔

’’صاحب جی! میں نے اپنی کار (گھر) والی کو بتایا تو اس نے اسی وقت لون کے دو کرتے مالی بابا کی بیٹی کے لیئے سی کر دئے! ہم سو ہی نہیں سکے صاحب جی اور ساری رات ’ڈزیز‘ لون پہننے والی بیگم صاحبہ کے پھوٹے نصیبے پر روتے رہے۔‘‘

میں نے...اسی شام...بخشو سے کہہ کر اپنے سارے بوسکی کے کرتے گاؤں کے غریب کسانوں کو بھجوا دیئے..!

پھیکا واپس شہر چلا گیا لیکن اُس دن سے جب بھی اس کی بات یاد آتی ہے بدن پر کیڑے رینگنے لگتے ہیں..!

(بشکریہ: مبشرہ ناز)

جکارتہ: دنیا کا سب سے تیزی سے ڈوبتا شہر

انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں قریباً ایک کروڑ شہری رہتے ہیں لیکن یہ شہر دنیا کے تیز ترین ڈوبتے ہوئے شہروں میں سے ایک ہے۔ اور محققین کے مطابق اگر معاملہ ایسے ہی چلتا رہا تو بہت ممکن ہے کہ اس میگا سٹی کے چند حصے پورے کے پورے ڈوب جائیں گے۔ تو کیا اسے روکنے کے لیے بہت دیر ہو گئی ہے؟

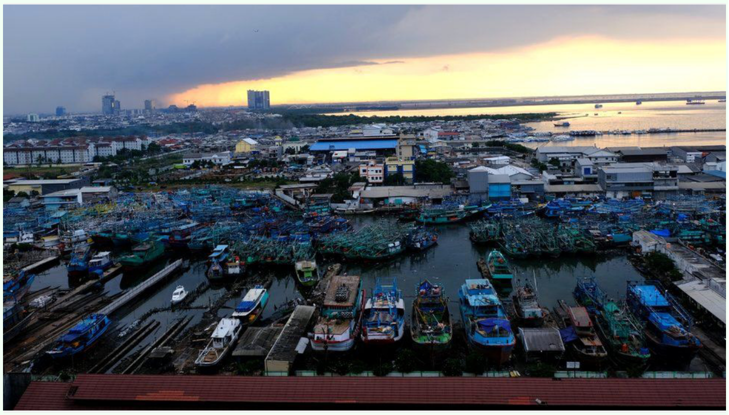

جکارتہ دلدل زمین پر قائم ہے جس کے ساتھ جاوا سمندر ہے اور 13 دریا شہر سے گذرتے ہیں تو اس میں ایسی کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ یہاں سیلاب اتنی فراوانی سے آتے ہیں۔ لیکن ماہرین کے مطابق اب ان کی تعداد بڑھتی جائے گی اور بات صرف سیلاب کی حد تک نہیں ہے بلکہ شہر بھی آہستہ آہستہ زمین میں ڈوبتا جا رہا ہے۔

جکارتہ باندونگ انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ہیری آندریاس گذشتہ 20 سال سے جکارتہ کی زمینی تبدیلیوں کے اوپر تحقیق کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جکارتہ کا ڈوبنے کا معاملہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ اگر ہمارے اندازے درست رہے، تو سال 2050 تک جکارتہ شہر کا 95 فیصد حصہ ڈوب جائے گا۔

شہر کے باقی حصے بھی سالانہ 15 سینٹی میٹر ڈوب رہے ہیں اور اب نصف سے زیادہ شہر سطح سمندر سے نیچے جا چکا ہے اور یہ تبدیلی شمالی جکارتہ میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔

اس حوالے سے دیکھا جائے تو ہیری آندریاس کی بات درست ہوتی نظر آ رہی ہے۔ گذشتہ دس سالوں میں شمالی جکارتہ ڈھائی میٹر ڈوب چکا ہے اور شہر کے چند حصے سالانہ 2.5 سینٹی میٹر ڈوب رہے ہیں۔

(بشکریہ bbcurdu.com)

غزل..عطاءالمجیب راشد

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کردے
دَورِ مسرور میں یارب یہ کرشمہ کردے
وہ جسے تُونے چنا دیں کی امامت کے لئے
اُس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کردے
جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ
اُس کی عظمت کو نشانوں سے ہُویدا کردے
جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اُس کے قدموں کو تُو ہمدوشِ ثریّا کردے
جس کے سینے میں ہوا نورِ سماوی کا نزول
اُس کے انوار سے ہر دل میں اُجالا کردے
تُو چُنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے محبوب کو ہر اک آنکھ کا تارا کردے
تُو ہے جب ساتھ،تو پھر ساتھ ہے سارا عالَم
ساری دنیا پہ تُو ظاہر یہ نظارا کردے
روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا اُنہیں بِینا کردے
تیرا انعام ہے یارب یہ خلافت کی قبا
تُو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کردے
انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ھُویدا کردے

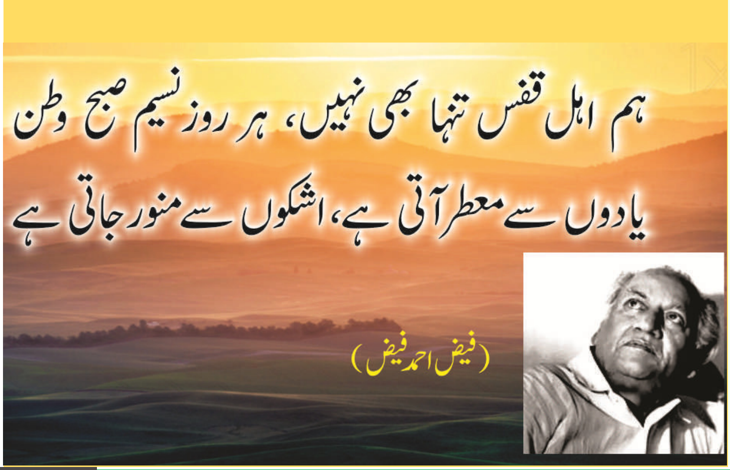

غزل..احمد فراز

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے
تو محبت سے کوئی چال تو چل
ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے
دل دھڑکتا نہیں ٹپکتا ہے
کل جو خواہش تھی آبلہ ہے مجھے
ہم سفر چاہیئے ہجوم نہیں
اک مسافر بھی قافلہ ہے مجھے
کوہ کن ہو کہ قیس ہو کہ فرازؔ
سب میں اک شخص ہی ملا ہے مجھ

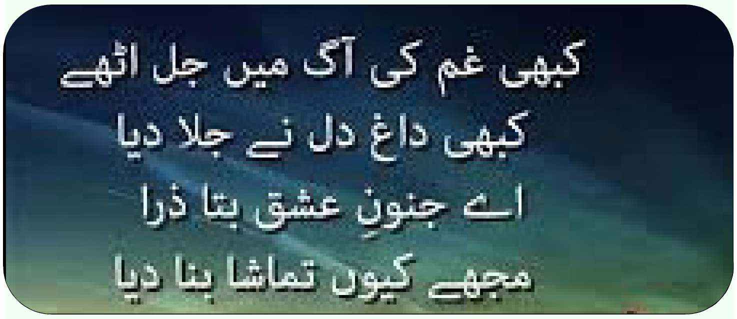

ایڈیٹر
رانا عبدالرزاق خان
نائب ایڈیٹر
عطاءالقادر طاہر
ادارتی بورڈ ممبران
بشیر احمد اختر۔سید حسن خان۔آصف علی پرویز۔عبدالقدیر کوکب
پروف ریڈنگ
رانا عرفان شہزاد۔میر شفیق محمود طاہر۔اظہر اقبال
مینیجر
سید نصیر احمد
ترتیب وتزئین
خورشید احمد خادمؔ

ایک عظیم سائنس دان - پروفیسر عبدالسلام

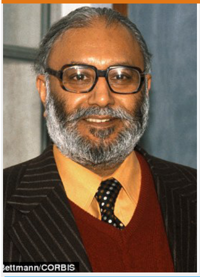

بین الاقوامی سینٹر کے بارہ میں تاثرات

(پروفیسر آصف علی پرویز - لندن)..قسط:40

دوست: پچھلی دفعہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ جب عبد السلام انٹرنیشنل سینٹر برائے نظریاتی فزکس Abdus Salam International Centre For Theoretical Physics کا نام پروفیسر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا گیا تو بڑے بڑے مشاہیر نے پیغامات دیئے۔ مجھے یہ بتائیں کہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن Pakistan Atomic Energy Comission کے کسی نامور سائنسدان نے کوئی پیغام دیا؟

آصف: کیوں نہیں! پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب نے اپنے پیغام میں کہا کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے نئے نئے ادارے بنائے۔ جس میں پاکستان ادارہ برائے نیوکلر سائنس وٹیکنالوجی اور کراچی میں ایٹمی بجلی گھر شامل ہیں۔ وہ ایک محب وطن تھے کہ انہوں نے اپنے ملک کی جی بھر کر خدمت کی۔ انہوں نے تیسری دُنیا کے سائنسدانوں میں ایک نئی روح پھونکی۔ اس لحاظ سے وہ اس صدی کے سائنسدانوں کے قائد تھے۔

دوست: پاکستان کے ایک مشہور سائنسدان پروفیسر پرویز ہود بھائی ہیں۔ کیا انہوں نے بھی کوئی پیغام بھیجا؟

آصف: جی ہاں! انہوں نے کہا کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب کو دنیا بھر میں

عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہر مسلمان ملک ان پر فخر کرتا ہے لیکن پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے ملک میں انتہائی اذیت اٹھائی۔ جماعت احمدیہ کا فرد ہونے کی وجہ سے عناد اور امتیازی سلوک کا شکار ہوئے۔ اُس وقت جب پاکستان انہیں بھول گیا تھا ساری دنیا انہیں قدرومنزلت سے نواز رہی تھی۔

دوست: کیا اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان نے بھی کوئی خیر سگالی کا پیغام بھیجا؟

آصف: اس وقت میاں نواز شریف صاحب پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ مجھے یہ جان کر بہت مسرت ہوئی ہے کہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی اور اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسکو Unesco کے مشترکہ فیصلہ سے اس ادارہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کیا گیا

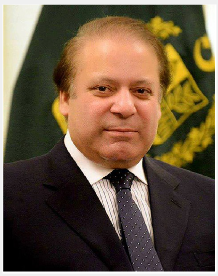

ہے۔ یہ عظیم مرکز نہ صرف ان کیلئے باعثِ اعزاز ہے بلکہ یہ پاکستان کیلئے بھی اسی طرح عزت افزائی کا موجب ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام دنیا کے بلند مرتبہ سائنس دان تھے جنہوں نے 30 سال قبل اس ادارے کو قائم کیا۔ ہم فخر کرتے ہیں کہ وہ واحد پاکستانی نوبل انعام یافتہ سائنسدان ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس مرکز کا نیا نام دنیا بھر کے سائنسدانوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

دوست: مجھے بہت خوشی ہے کہ محترم وزیر اعظم صاحب نے ایسا عمدہ پیغام بھیجا۔ میرا اپنا خیال ہے کہ محترم وزیر اعظم صاحب آپ کی قابلیت کے بہت معترف تھے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آپ نے چند سال قبل اسلام آباد یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کا نام پروفیسر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا اور ساتھ ہی پانچ Ph.D کے وظائف بھی آپ کے نام سے جاری کئے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ انہیں کے کوتاہ قد داماد نے قومی اسمبلی میں تجویز پیش کی کہ پروفیسر عبدالسلام کا نام شعبہ سے ہٹا دیا جائے۔

آصف: اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھا راستہ دکھائے اور صاحبِ علم لوگوں کی قدر کو پہنچاننے کی عقل بخشے۔ آمین۔

دوست: کیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اس موقعہ پر کوئی پیغام بھجوایا۔

آصف: یقیناً سب سے اہم پیغام حضورؒ کا ہی تھا۔ حضورؒ نے یہ پیغام انگریزی میں بھجوایا جس کو پروفیسر عبدالسلام صاحب کے صاحبزادے محترم برادرم احمد سلام صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

دوست: حضورؒ کے پیغام کے اہم نکات کیا ہیں؟

آصف: حضورؒ انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ میں محترم عبد السلام صاحب کو بچپن سے ہی جانتا تھا لیکن صرف اس حد تک کہ جیسے ایک بچہ ستاروں کو جانتا ہو۔

دوست: یوں لگتا ہے کہ حضورؒ کا اشارہ آپ کے شاندار تعلیمی ریکارڈ کی طرف ہے جس کا تفصیلی ذکر آپ ان مضامین میں کر چکے ہیں۔

آصف: حضورؒ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ یونیفائڈ فیلڈ تھیوری Unified Field Theory خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے عقیدے سے تعلق اور ایمان کی جڑ سے پھوٹی تھی کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ ہر چیز خدا تعالیٰ سے شروع ہوئی ہے اور اسی میں مدغم ہوتی ہے۔ یقیناً اس عقیدہ نے انہیں تقویت دی کہ وہ سائنسی اعتبار سے یہ ثابت کر سکیں کہ یونیفائڈ فیلڈ تھیوری کے تحت اس کی کچھ بنیادی طاقتوں میں جو موجودات میں کام کرتی نظر آتی ہیں۔

دوست: کیا حضورؒ نے بھی کبھی کسی سائنسی موضوع پر پروفیسر عبد السلام صاحب سے گفتگو کی؟

آصف: اسی پیغام میں حضورؒ نے فرمایا کہ میری پروفیسر عبد السلام صاحب سے اس موضوع پر کئی دفعہ گفتگو ہوتی تھی کہ روشنی کی رفتار سے زیادہ کیوں رفتار نہیں ہو سکتی؟

دوست: اس سے تو یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضورؒ کو اعلیٰ سائنسی موضوعات میں کتنی دلچسپی تھی؟

آصف: یقیناً حضورؒ کا سائنسی علم بہت وسیع تھا۔ میرے بھی حضورؒ کے ساتھ بیسیوں سائنسی سوالات ہیں اور حضورؒ نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان کے جوابات دیئے ہوئے ہیں۔

دوست: کیا آپ پروفیسر عبد السلام صاحب کی چیدہ چیدہ تحقیقات کے بارے میں مجھے کچھ بتائیں گے؟

آصف: کیوں نہیں! مگر اگلی محفل میں۔

بیوی: آپ کی سالگرہ کے لئے اتنا قیمتی سوٹ خریدا ہے کہ بس!

خاوند: بہت بہت شکریہ! مگر ذرا دکھاؤ تو سہی!

بیوی: ذرا ٹھہرو! ابھی پہن کر آتی ہوں۔

کر نہ کر....

علم و عمل

☆ تو عمر بھر طالب علم بنا رہ۔

☆ تو علم کو عمل کرنے کیلئے سیکھ یا دوسروں کو سکھانے کیلئے۔

☆ تو اپنی اولاد کو اپنے سے زیادہ علم پڑھانے کی کوشش کر۔

☆ تو کسی نہ کسی علم یا فن میں کمال حاصل کر۔

☆ تو یاد رکھ کہ علم، عمل سے زندہ رہتا ہے نہ کہ محض حافظہ سے۔

☆ تو حسب توفیق عمدہ کتابیں خریدتا رہ۔

☆ تو علم کو دانائی اور روشنیٔ طبع کا ذریعہ سمجھ نہ کہ صرف معاش کا۔

☆ تو روزانہ کچھ وقت اپنے علمی مطالعہ کیلئے ضرور نکال۔

☆ تو کج بحثی سے پرہیز کر۔

☆ جس بات کا تو خود تجربہ نہ کر لے اسے بطور حجّت پیش نہ کر۔

☆ تو حصول علم کیلئے سفر بھی اختیار کر۔

(بحوالہ کتاب ”کر، نہ کر“ از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ)

کلام۔ مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب

جس بزم میں ذِکرِ شہِ ابرار نہیں ہے
اُس بزم سے کچھ ہم کو سروکار نہیں ہے

جو کان شناسا نہیں گلبانگِ نبیؐ سے
وہ واقفِ رعنائیِ گفتار نہیں ہے

گزرے ہیں بہت بحرِ محبت کے شناور
ہر ایک کوئی آپ سا جیدار نہیں ہے

کیا وصف بیاں مجھ سے ہو اخلاقِ نبیؐ کا
حاشا مجھے یہ طاقتِ اظہار نہیں ہے